التقریظ والانتقاد

امام ابن تیمیہ از ڈاکٹر غلام جیلانی برق ایم۔اے۔پی۔ایچ۔ڈی۔ تقطیع خورد ضخامت ۷۷۲ صفحات کتابت وطباعت عمدہ مجلد قیمت درج نہیں پتہ:۔ مکتبہ اردو لاہور

علامہ ابن تیمیہ کے حالات وسوانح اوران کے فضائل وکمالات پر اردو میں متعدد مضامین اور کئی ایک چھوٹی بڑی کتابیں شائع ہوچکی ہیں، یہ کتاب ان سب سے زیادہ مفصل اور مبسوط ہے۔ شروع میں غلام رسول صاحب مہر مدیر انقلاب لاہور کا ایک مقدمہ ہے جس میں انھوں نے العقود الدریہ سے جو عربی زبان میں امام کے سوانح پر آخری تصنیف ہے دو خط نقل کئے ہیں جن میں سے ایک والدہ ماجدہ کے نام ہے اور دوسرا اپنے بھائی بدرالدین کے نام ہے۔ صفحہ ۲۹ سے اصل کتاب شروع ہوتی ہے جس میں پہلے خود مصنف کے قلم سے ۲۸ صفحات کا مقدمہ ہے۔ مقدمہ میں امام کے فضائل ومناقب، ان کی تعلیمات اوران کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر عام تبصرہ ہے۔ مقدمہ کے بعد پانچ ابواب میں ذاتی سوانح وحالات، علمی وعملی کمالات، تصنیفات، اجتہادات اور وفات ومراثی کا تذکرہ ہے۔ جہاں تک عام حالات وسوانح کا تعلق ہے۔ اس کتاب کے مفید ہونے میں شبہ نہیں اوراس لحاظ سے لائق مصنف کی محنت قابل داد ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ خالص علمی تحقیق اور فن سیرت نگاری کے اصول پر اس کتاب کو کوئی خاص اہمیت نہیں دی جاسکتی۔ اس میں اولاً تو زبان ایسی استعمال کی گئی ہے جو اگرچہ وعظ وخطابت کیلئے موزوں ہے۔ کسی سنجیدہ علمی بحث کے لئے موزوں نہیں کہی جاسکتی، پھر جو معلومات فراہم کی گئی ہیں ان کو علمی طریقہ پر مرتب کرنے کی بھی کوشش نہیں کی گئی ہے۔ حوالوں میں صرف کتابوں کا نام لکھدینا کافی سمجھا گیا ہے جلد اور صفحہ کا حوالہ پوری کتاب میں کسی ایک جگہ بھی نہیں ہے۔ اس کے علاوہ متعدد بیانات بالکل غلط ہیں، یا ان کو ایسے انداز میں لکھا گیا ہے جن سے مغالطہ پیدا ہو سکتا ہے۔ مثلاً صفحہ ۲۴۴ پر لکھتے

ہیں کہ "امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک طواف کے لئے طہارت شرط نہیں چنانچہ حائضہ عورت طواف کر سکتی ہے" اس کے بعد لکھتے ہیں "عبدالوہاب شعرانی اسی چیز کا قائل ہے"۔ یہ بالکل غلط ہے مصنف نے صرف میزان کا نام لکھا ہے صفحہ نہیں بتایا جو مراجعت کی جا سکتی۔ اس کے برخلاف میزان میں یہ عبارت موجود ہے۔ اجمع الائمۃ علیٰ انہ یحرم علیہا الطواف بالبیت . . . . حتی ینقطع حیضہا[۵۱] میزان کے علاوہ فقہ حنفی کی سب کتابوں میں یہی لکھا ہوا ہے۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ عبدالوہاب شعرانی کتاب الحج میں لکھتے ہیں کہ امام صاحب کے نزدیک صحتِ طواف کے لئے طہارت شرط نہیں ہے، لیکن جیسا کہ خود انھوں نے تشریح کی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ طواف بغیر وضو کے ہو سکتا ہے۔ یہ مراد نہیں کہ بحالت جنابت بھی طواف درست ہے۔[۵۲]

اسی طرح صفحہ ۳۹ پر حافظ ابن تیمیہ کی تحریر کا جو یہ فقرہ نقل کیا ہے کہ "امام ابوحنیفہ وچند دیگر علما نے نسألک بحق انبیائک کا فقرہ ممنوع وخلاف شرع قرار دیا ہے" مغالطہ انگیز ہے کیونکہ اگرچہ امام صاحب نسألک بحق انبیائک کو مکروہ قرار دیتے ہیں لیکن اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ امام صاحب حافظ ابن تیمیہ کی طرح توسل بالانبیاء کو ناجائز سمجھتے ہیں، بلکہ ان کی مراد صرف یہ ہے کہ چونکہ اللہ پر نبی ولی کسی کا حق نہیں ہے اسلئے "بحق" کہنا درست نہیں، چنانچہ اگر دعا کرنے والا "بحرمۃ انبیائک" کہے تو جائز ہے۔[۵۳]

صفحہ ۲۲۵ پر لکھتے ہیں "ابن قیم، شیخ ابن حجر، ابن ہمام، خیرالدین رملی، اور ابنِ عابدین متفقہ طور پر اس چیز کے قائل ہیں کہ ایک جملہ سے تین طلاقیں واقع نہیں ہوتیں" مصنف کا یہ بیان بھی صحیح نہیں ہے۔ شیخ ابنِ ہمام لکھتے ہیں۔ وذھب جمھور الصحابۃ والتابعین ومن بعدھم من ائمۃ المسلمین الیٰ انہ یقع ثلاث[۵۴]۔ علامہ ابنِ عابدین نے بھی فتح القدیر کی اس عبارت کو نقل کر کے اس کی تائید کی ہے اور یہانتک لکھا ہے کہ حق یہی ہے۔ اس کے علاوہ جو شخص کوئی اور مسلک اختیار کرتا ہے وہ فماذا بعد الحق الا الضلال کا مصداق ہے سمجھ میں نہیں آتا کہ ابنِ ہمام اور ابنِ عابدین کے ان صاف وصریح بیانات کے باوجود مصنف نے ان دونوں

---

۵۱ میزان ج۱ ص۱۲۶ ۵۲ میزان ج ۲ ص۴۸ ۵۳ تفصیل کے لئے دیکھئے شامی جلد ۵ ص۳۵۰ ۔ ۵۴ فتح القدیر ج۳ ص۲۵ ۔

بزرگوں کو علامہ ابن تیمیہ کا ہم رائے کیونکر قرار دیدیا۔ لطف یہ ہے کہ فتح القدیر اور حاشیہ درمختار کا حوالہ بھی موجود ہے مگر صفحہ کا ذکر نہیں تاکہ مراجعت کی جا سکتی۔ حقیقت یہ ہے کہ امام ابن تیمیہ اس مسئلہ میں منفرد ہیں۔ اب خواہ مخواہ یہ کوشش کرنا کہ چند ائمہ کو ان کا ہم خیال ثابت کیا جائے علمی دیانت کے خلاف ہے۔

پھر "کیا توراۃ و انجیل محرف ہیں" کے زیر عنوان صفحہ ۲۴۸ پر جو کلام کیا گیا ہے وہ صد درجہ ناقص، نامکمل اور بالکل طالب علمانہ ہے، ایسے اہم مسئلہ کو یا تو چھیڑنا ہی نہیں چاہئے تھا اور اگر چھیڑنا تھا تو اس پر کچھ تو مدلل گفتگو کی جاتی۔ مصنف کا دعویٰ ہے کہ امام ابن تیمیہ ان دونوں کتب سماوی میں تحریف لفظی کے قائل نہیں بلکہ صرف تحریف معنوی مانتے ہیں۔ اس دعوی کی دلیل یہ ہے کہ "منہاج السنہ میں ایک مقام پر فرماتے ہیں "ولما کانت شریعۃ التوراۃ محکمۃ کان العاملون بھا المسلمون" غالباً خود مصنف کو بھی علم ہوگا کہ منہاج السنہ چار ضخیم جلدوں میں ہے۔ اس لئے محض کتاب کا نام لکھکر مجہول طریقہ پر یہ کہدینا کہ اس کتاب میں ایک مقام پر لکھتے ہیں" کیونکر کافی اور وافی ہو سکتا ہے۔ اور اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ امام نے ایک مقام پر یہ عبارت لکھی ہے پھر بھی سمجھ میں نہیں آتا کہ دعویٰ اور دلیل میں ربط کیا ہے؟ مصنف کو اگر اس مسئلہ کی تحقیق مطلوب تھی تو انھیں حافظ ابن تیمیہ کی کتاب "الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح" اور حافظ ابن قیم کی کتاب "ھدایۃ الحیارٰی من الیھود والنصارٰی" دیکھنی چاہئے تھی، پھر ان کو معلوم ہو جاتا کہ یہ دونوں امام توراۃ و انجیل میں تحریف بجمیع اقسامہا کے قائل ہیں یا صرف تحریف معنوی کے۔

صفحہ ۱۳۶ و ۱۳۷ پر امام ابن تیمیہؒ کے زمانۂ قید کے لکھے ہوئے جو اشعار نقل کئے گئے ہیں مصنف نے ان کی تصحیح کی طرف چونکہ زیادہ توجہ نہیں کی ہے اس لئے اکثر اشعار غلط اور ناموزوں نقل ہو گئے ہیں، پہلے شعر کے دوسرے مصرع "انا المسکین فی مجموع حالاتی" کے متعلق مصنف لکھتے ہیں کہ یہ بے وزن ہے حالانکہ یہ ناموزوں نہیں۔ البتہ یہ نقص ضرور ہے کہ امام کا کل قصیدہ بحر بسیط مخبون میں ہے اور یہ مصرع بجائے بسیط کے بحر ہزج میں چلا گیا ہے جس کے ارکان مفاعیلن تین مرتبہ ہیں۔ دوسرا شعر مصنف نے یوں نقل کیا ہے

انا المظلوم لنفسی وھی ظالمتی   والخیران جاءنا من عندہٖ یاتی

اور پہلے مصرع کو ناموزوں بتانے کے بعد شعر کا ترجمہ یوں کرتے ہیں " میں مظلوم ہوں، مجھ پر نفسِ امارہ نے بڑے بڑے مظالم ڈھائے ہیں۔ الٰہی مدد کے بغیر انسان سے نیکی نہیں ہوسکتی "۔ حالانکہ پہلے مصرع میں بجائے " انا المظلوم " کے " انا الظلوم " پڑھنا چاہئے اب مصرع موزوں ہوجاتا ہے اور پورے شعر کا ترجمہ یوں ہوگا کہ میں اپنے نفس پر ظلم کرتا ہوں اور میرا نفس مجھ پر ظلم کرتا ہے۔ اور بھلائی اگر ہمارے پاس آتی بھی ہے تو اللہ کی طرف سے آتی ہے۔ پانچویں شعر کا دوسرا مصرع بجائے " الی الشفیع کما جاء فی الآیات " کے " رب السماء کما قد جاء فی الآیات " ہونا چاہئے یہ موزوں بھی ہے اور صحیح بھی، چھٹے شعر کے دوسرے مصرع میں بجائے " بعض ذرات " کے " بعض ذراتی " یا ءِ نسبت کے ساتھ ہونا چاہئے۔ ساتویں شعر کے دوسرے مصرع " کما یکون لارباب الولایات " کو مصنف ناموزوں بتلاتے ہیں۔ حالانکہ اس کا وزن مفاعلن فعلن مستفعلن فعلن ہے اور مصرع موزوں ہے۔ نویں شعر کا دوسرا مصرع " وکلُّ ھُمْ فی غدٍ عبد لہ اٰتٍ " بالکل غلط، ناموزوں اور مہمل ہے۔ اس کے بجائے یوں ہونا چاہئے " وَکُلُّھُمْ عِندَہٗ عَبْدٌ لَہٗ اٰتِیْ " دسویں شعر میں لفظ " عانی " کا ترجمہ " فاسق " بھی صحیح نہیں ہے۔ مصیبت زدہ یا گرفتار بلا ہونا چاہئے۔ گیارھویں شعر کا دوسرا مصرع " ما کان منذ وما من بعدہ یاتی " بھی غلط اور مہمل ہے۔ اس کے بجائے یوں ہونا چاہئے " ما کان منہ وما من بعدہ یاتی "۔

اس قسم کی غلطیوں کے علاوہ اس کتاب میں فن سیرت نگاری کے اعتبار سے ایک بڑا نقص یہ ہے کہ امام ابنِ تیمیہ کی خاص خاص تصنیفات اُن کے مخصوص مسائل مجتہد فیہا اور دوسرے علمی امتیازات پر علمی تنقید و تبصرہ نہیں ہے۔ علم کلام کے متعدد مسائل میں امام کا مسلک دوسرے علماء سے بالکل مختلف ہے۔ مصنف کو چاہئے تھا کہ دونوں کے دلائل و براہین کو نقل کر کے ان پر محاکمہ کرتے